Digitized By Khilafat Library Rabwah

132

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا ۔ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

(روزنامہ)

# الفضل

قادیان

خطبہ نمبر ۳۸

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۳ | ۱۱ ماہ اخاء ۱۳۲۴ھش ۴ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ | ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۳۸

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہونی چاہیے

## مدینۃ المسیح

لاہور ۱۰ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آج تین بجے دن جناب ڈاکٹر عبدالحق صاحب نے حضور کی وہ ڈاڑھ جس میں درد تھا نکال دی۔ اس وقت حضور کی طبیعت ناساز ہے۔ ڈاڑھ کی خالی جگہ میں درد ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی طبیعت سفر کی وجہ سے زیادہ ناساز ہو گئی۔ بندش پیشاب کی شکایت تا حال دور نہیں ہوئی۔ آج ڈاکٹر روشن لال صاحب کھیڑہ نے معائنہ کیا۔ اور اپریشن کا مشورہ دیا۔ حضرت مولوی صاحب موصوف احمدیہ ہوسٹل میں مقیم ہیں۔ احباب حضرت مولوی صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔

قادیان ۱۰ ماہ اخاء۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو دو تین روز سے سر درد کا دورہ ہے۔ جو آج بھی رہا بخار بھی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

# خطبہ جمعہ

## جہاں ہم دین کی ترقی کے لئے کوشش کریں وہاں دنیوی ترقی کیلئے بھی سامان مہیا کریں

## وہ نوجوان جو فوج سے فارغ ہوں اور جو نئے جوان ہوں صنعت اور تجارت کے لئے اپنی زندگی وقف کریں

### از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ ماہ اخاء ۱۳۲۴ھش مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء

مرتبہ عبدالکریم صاحب

(نوٹ) یہ خطبہ جمعہ ملاحظہ فرمانے کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ نوٹ دینے کا ارشاد فرمایا ہے کہ "ایک اناڑی نے یہ خطبہ لکھا ہے۔ جسے ابتدائی حروف بھی اردو کے نہیں آتے۔ اس لئے نہایت خراب لکھا گیا ہے۔ مگر مجبوری ہے۔"

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

مجھے تو ڈاکٹروں نے بولنے سے منع کیا ہوا ہے۔ لیکن میرے ذہن میں سلسلہ کی ترقی کے لئے بعض تجاویز ہیں جنہیں جلدی بیان کرنا ضروری ہے۔ اس لئے باوجود اس ہدایت کے کہ مجھے بولنا نہیں چاہیئے جب تک کہ دانتوں کو نکلوانہ لیا جائے۔ میں یہاں پر آگیا ہوں۔ میں ابھی دانت نکلوانے کے لئے بھی گیا۔ تا کچھ نہ کچھ اپنی سکیم کو ظاہر کرنے کا مجھے موقعہ مل جائے۔ لیکن مجھے یہاں آکر افسوس ہوا۔ کہ بجلی بند ہونے کی وجہ سے لاؤڈ سپیکر بند ہے۔ اور اس وجہ سے میں آسانی کے ساتھ اپنی آواز سب تک نہیں پہنچا سکتا لاؤڈ سپیکر کے ساتھ بہت زیادہ آسانی ہو جاتی ہے۔ اور بولنے والے کی طبیعت پر بوجھ نہیں ہوتا۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں خواہ کتنی ہی آہستہ آواز سے بولوں۔ میری آواز زیادہ بلند ہو کر سب تک پہنچ جائے گی۔ اگر میں زور لگا کر اس سے زیادہ اونچا بولنے کی کوشش کروں۔ تو میرے لئے یہ بھی مشکل ہے کیونکہ ملاقاتوں کے بعد حالانکہ اونچا بولنے کی ضرورت نہیں ہوتی درد ہو جاتی ہے۔ اور پچھلے چار دنوں میں

ملاقاتوں کے بعد شدید درد کا دورہ

ہوتا رہا۔ اتنا شدید کہ بعض دفعہ اس درد کی شدت کی وجہ سے میں محسوس کرتا تھا۔ کہ ایک ہی صورت اس وقت اس تکلیف سے محفوظ رہنے کی ہے۔ کہ کوئی تیز نیند آور دوائی پچکاری کر دی جائے۔ اب بھی دوائی لگانے سے اتنا افاقہ ہے کہ ٹیس نہیں اٹھتی۔ لیکن اپنی جگہ پر ہلکی ہلکی درد محسوس ہوتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ غالباً دائیں طرف کے دو دانت نکل جانے کے بعد اس درد میں افاقہ کی صورت پیدا ہو جائے گی۔

میں جس مضمون کو آج بیان کرنا چاہتا ہوں ظاہری لحاظ سے وہ دنیوی نظر آتا ہے۔ اور

ہماری جماعت کی تربیت

ابھی ایسی نہیں کہ وہ اپنے نظام بلکہ خلیفۂ وقت کی زبان سے بھی دنیوی امور سنکر متاثر ہو۔ دینی امور میں تو ہر قسم کی قربانی کے لئے ہماری جماعت تیار ہو جاتی ہے۔ مگر جہاں کسی دنیوی امر کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ باوجود اس لمبے تجربہ کے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جب کبھی بھی مجھے خدا تعالیٰ نے دنیوی امور کے متعلق بولنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ہزارہا تجربہ کاروں کی رائے کے مقابلہ میں میری ہی رائے زیادہ صحیح نکلی ہے۔ پھر بھی ہم میں سے ہر ایک میں ابھی یہ مادہ پیدا نہیں ہوا۔ کہ وہ اس قسم کی مثالوں کی موجودگی میں بھی میری ہدایات کی پوری قدر کر سکیں۔ بالعموم وہ ان امور کے متعلق اپنے دل میں کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ دنیوی مشورہ ہے۔ ہم ان امور کے متعلق خود اچھی طرح سوچ سمجھ سکتے ہیں۔ اس لئے ان باتوں کی زیادہ قدر کرنے کی ضرورت نہیں۔ مثلاً میں نے وقت پر خدا تعالیٰ سے خبر پا کر جماعت کو ۲-۳ سال ہوئے ۱۹۴۲ء کے آخر یا ۴۳ء کے شروع میں اطلاع دی تھی۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس خواب کو بیان بھی کر دیا تھا۔ اور ہدایت کی تھی۔ کہ ہماری جماعت کے لوگوں کو خود

اپنے گھروں میں کپڑے بنانے کی کوشش

کرنی چاہیئے۔ اور اس دستکاری کو جاری کرنا چاہیئے کیونکہ آئندہ کپڑے کے قحط کا امکان ہے۔ جس وقت میں نے یہ بات کہی تھی۔ اس وقت بازاروں میں ہر قسم کا کپڑا ملتا تھا۔ گو مہنگا تھا۔ مگر جہاں تک میرا خیال ہے۔ ساری جماعت میں سے دو تین دو دو درجن آدمیوں کے سوا کسی نے اس امر کی طرف توجہ نہ کی۔ پھر وہ دن آگئے۔ جب

کپڑے کی اس قدر تنگی

ہوئی۔ کہ ابھی تھوڑے دن ہوئے۔ کہ ایک غریب احمدی نے مجھے لکھا۔ کہ میرے پاس ایک ہی کرتا ہے۔ اور وہ بھی جگہ جگہ سے پھٹ گیا ہے۔ اس کی بانہیں بھی پھٹ گئی ہیں۔ اور

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور نیچے سے بھی پھٹ گیا ہے۔ نئے کُرتے کا تو سوال ہی نہیں۔ اس پھٹے ہوئے کرتے پر پیوند لگانے کے لئے بھی مجھے کپڑا نہیں ملتا۔ اب یہ حال ہماری جماعت کا ہے اگر ہماری جماعت کے لوگ اس رؤیا کی بنا پر توجہ کرتے اور دل میں یہ خیال نہ کر لیتے کہ یہ ایک دنیوی امر ہے اس کا دین کے ساتھ کیا تعلق ہے اور گھروں میں سوت کاتا جانے لگتا اور کپڑا بنوایا جانے لگتا تو تم دیکھ لیتے۔ کہ دنیوی تکالیف کا دور ہو جانا تو الگ رہا۔ ہمارے سلسلے کی طرف سے

### ایک عظیم الشان پراپیگنڈا

ہوتا اور تبلیغ بھی خوب ہو جاتی۔ ہزارہا احمدی شہروں میں جب باوجود کانگرس کی مخالفت کے کھدر پہنے ہوئے نظر آتے۔ سارے نہ سہی۔ ان لوگوں کو نکال کر جن کے پاس پہلے سے کافی کپڑے موجود تھے۔ باقی جن کے پاس کپڑے نہیں تھے۔ اور جنہوں نے بڑی بڑی تکالیف اٹھا کر بلیک مارکیٹ سے کپڑا خریدا۔ اگر ایسے لوگ کھدر پہنتے۔ تو کتنا پراپیگنڈا ہوتا اور ہماری جماعت کے لئے کتنا مفید ہوتا مثلاً ایک بیرسٹر کورٹ میں کھدر کے کپڑے پہن کر جاتا۔ تو بیسیوں بیرسٹر پوچھتے کیا آپ کانگرسی ہو گئے ہیں۔ آپ تو کانگرس کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ اور کھدر کا کپڑا پہننے کا تو گاندھی جی کا حکم تھا۔ آپ نے کھدر کیوں پہننا شروع کر دیا۔ اور وہ کہتے ہمارے امام نے خواب دیکھی ہے کہ کپڑے کی قلت ہونیوالی ہے۔ اس لئے انہوں نے کہا ہے کہ ان غریبوں کے لئے قربانی کر کے آسودہ حال لوگ کھدر پہننا شروع کر دیں تو ایک سال کے اندر اندر

### دس۱۰ بیس۲۰ لاکھ آدمی اس خواب کے گواہ

ہو جاتے۔ اور ۱۹۴۳ء کے آخر اور ۱۹۴۴ء کے شروع میں جب کپڑے کی قلت ہوتی۔ تو لکھوکھا آدمی ایک دوسرے سے کہتے۔ دیکھو وہ خواب پوری ہو گئی۔ دیکھو وہ خواب پوری ہو گئی۔ تو بظاہر کھدر جسمانی چیز ہے۔ اور کھدر پہننا دین کا جزو نہیں۔ ہم اس بارہ میں کانگرس کی سخت مخالفت کرتے رہے ہیں۔ اگر دینی جزو ہوتا اس کی مخالفت کیوں کرتے۔ مگر اس خواب کی بنا پر اس کا پہننا اشاعت اسلام کا موجب ہو جاتا اور اشاعت دین کا موجب ہو جاتا۔ لاکھوں انسان کہتے ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے احمدیوں کو

کھدر پہنے ہوئے دیکھا تھا۔ اور جب اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے یہ خواب سنائی تھی۔ دیکھو قبل از وقت شائع کی ہوئی خواب بعض اوقات نسبتی طور پر ادنیٰ ہوتی ہے۔ لیکن اس کا اثر زیادہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً میں نے جنگ کے شروع ہونے سے بھی پہلے رؤیا دیکھا تھا۔ اور اسی دن چند آدمیوں کو سنا دیا تھا۔ گو اخبار میں نہیں دیا تھا۔ کہ جرمنی طاقت پکڑ گیا ہے۔ اور اس کے غلبہ سے متاثر ہو کر

### حکومت انگلستان نے حکومت فرانس سے درخواست کی

ہے کہ ہم اور تم ایک ہو جائیں اور اپنی قومیتوں کو متحد کر دیں۔ یہ اس قسم کا واقعہ تھا کہ اس کی ایک بھی مثال تاریخ میں نہیں پائی جاتی۔ ایسے خبیث بھی دنیا میں پائے جاتے ہیں جنہوں نے

### آب زمزم میں پیشاب کرنیکی کوشش

کی۔ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جنہوں نے نبیوں کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ ایسے بھی تھے جنہوں نے خانہ کعبہ کو گرانے کی کوشش کی۔ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جنہوں نے ظلم سے دوسری چھوٹی قوموں کو اپنے قبضہ میں لانے کی کوشش کی۔ ہر قسم کی برائیوں والے پائے جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی خوبیوں والے بھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن آج تک ایسا نہیں ہوا کہ برابر کی دو۲ قوموں میں سے کسی ایک نے دوسری کو متحدہ قومیت کی دعوت دی ہو۔ یہ

### دنیا میں پہلی مثال

تھی۔ اس لئے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ خیال اور قیاس تھا۔ کیونکہ خیال اور قیاس سے اخذ کی ہوئی بات ایسی ہوتی ہے۔ جو دس۱۰ سال میں ایکدفعہ وقوع میں آ چکی ہو۔ بیس۲۰ سال میں ایکدفعہ وقوع میں آ چکی ہو۔ یا سو۱۰۰ سال میں ایک دفعہ وقوع میں آ چکی ہو۔ یا ہزار۱۰۰۰ سال میں ایکدفعہ وقوع میں آ چکی ہو۔ یا دس ہزار۱۰۰۰۰ سال میں ایک دفعہ وقوع میں آ چکی ہو۔ یا لاکھ دس لاکھ کروڑ سال میں ایک دفعہ وقوع میں آ چکی ہو۔ یا جب سے کہ نسل انسانی جاری ہوئی ہے۔ اس وقت سے لیکر اس وقت تک ایک دفعہ ہی وقوع میں آ چکی ہو۔ ایسی بات کے متعلق لوگ کہہ سکتے ہیں کہ خواب شاید خیال کا اثر ہو۔ پچھلے بیس۲۰ سال کے عرصہ میں ایک ایسا واقع ہو گیا تھا۔ اگر سو۱۰۰ سال کے عرصہ میں ایسا ہو جاتا تو کہہ سکتے تھے کہ سو۱۰۰ سال کی بات ہے اب خیال

میں آ گئی۔ اگر ہزار۱۰۰۰ سال کے عرصہ میں ایسا ہو جاتا تب بھی کہہ سکتے تھے۔ کہ پچھلے ہزار سال میں ایک دفعہ ایسا ہو گزرا ہے۔ کہیں پڑھا ہوگا خیال میں آ گیا پر

### آدمؑ کی پیدائش سے لیکر اب تک

چھ ہزار سال ہمارے مذہب کی رو سے اور لکھوکھہا سال سائنسدان لوگوں کی رو سے ہو گئے۔ لیکن ان لکھوکھہا سالوں یا چھ ہزار سال میں کروڑہا آدمی جو ہر زمانہ میں ہوتے چلے آئے ہیں اور سینکڑوں حکومتیں ہوتی چلی آئیں۔ ان میں سے کسی پر بھی ایسا واقع نہیں گزرا۔ گویا

### آدمؑ سے لیکر ۱۹۴۰ء تک

دنیا کی تاریخ میں اس کی مثال کہیں نہیں پائی جاتی۔ مگر چونکہ اس خواب کی اشاعت واقعہ سے پہلے نہیں ہوئی۔ اس لئے جنہوں نے اس کو سنا تھا۔ وہ بھی سمجھتے ہیں کہ ہم دنیا کو اس کا ثبوت کس طرح دینگے۔ کیونکہ یہ خواب قبل از وقت اخبارات میں نہیں چھپی۔ اس کے مقابلہ میں

### مسٹر ماریسن کے متعلق

جو پیشگوئی ہوئی۔ باوجودیکہ وہ اہمیت کے لحاظ سے اس پہلی خواب کا سینکڑواں حصہ بھی نہیں۔ لیکن اس کا اثر بے انداز ہوا ہے جماعت کے دوست بھی اس کا خوب پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ خبر قبل از وقت اخبار میں چھپی ہے۔ اب دشمنوں پر اس کا اثر ہوگا اور غیر بھی اس کا اثر قبول کر رہے ہیں چنانچہ آج ہی اس بارے میں

### شمس صاحب کی تار

آئی ہے۔ جو ترجمہ کر کے اخبار میں شائع کر دی جائیگی جس سے پیغامیوں کے جھوٹے پروپیگنڈا کا بھی رد ہو جائیگا۔ اس تار میں لکھا ہے کہ دو۲ اخباروں نے مسٹر ماریسن کی پیشگوئی کے متعلق مضمون شائع کئے ہیں۔ جن میں سے ایک اخبار "ڈیلی میل" ہے (جو تین چالیس لاکھ تک روزانہ شائع ہوتا ہے۔ اور دنیا کا سب سے بڑا اخبار سمجھا جاتا ہے) اس میں پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے لکھا ہے۔ کہ

### مسٹر ماریسن آج لیبر پارٹی کا سب سے زیادہ طاقتور انسان ہے

اور اس کا مستقبل اور بھی یقینی ہے۔ کیونکہ ہندوستان کے ایک شخص نے خواب کے ذریعہ پہلے سے بتا دیا ہے کہ انگلستان میں چالیس سال تک ایسا

آدمی پیدا نہیں ہوگا۔ اور پھر آگے چل کر کہتا ہے کہ ہمیں خوشی ہے کیونکہ اس پیشگوئی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انگلستان پر جو آئندہ مصیبتیں آنے والی ہیں۔ انگلستان ان سے پیشگوئی کے ماتحت فاتح کی حیثیت سے عہدہ برآ ہوگا۔ اور پھر اس کے آگے لکھا ہے کہ مسٹر ماریسن انگلستان کا سٹالن ہے اسی طرح گزٹ اینڈ بروینوز نے اس خواب کا ذکر کیا ہے۔ اور وہ اس علاقہ کا اخبار ہے جسمیں ہماری مسجد ہے۔ اس نے

### چھ سطری موٹے ہیڈنگز کے ساتھ

جو ایک غیر معمولی بات ہے شائع کیا ہے کہ ہندوستان کا پیشگوئی کرنیوالا ملہم ایک خواب کی بنا پر کہتا ہے کہ مسٹر ماریسن برطانیہ کا بہت بڑا آدمی ثابت ہوگا لیکن

### مولوی محمد علی صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب

اور ایڈیٹر "پیغام صلح" کہتے ہیں کہ یہ تو ہر ایک کو معلوم تھا جس کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ دنیا کے پردہ پر کسی کو معلوم نہ تھا۔ لیکن "اہل حدیث" کے دفتر اور مولوی محمد علی صاحب کے گھر میں سب کو معلوم تھا یہ کتنا ظلم ہے کہ باوجود انہیں اس امر کے معلوم ہونے کے کہ جو خواب میں نے بتائی ہے اس کا مضمون سب کو معلوم ہے اسوقت یہ لوگ خاموش رہے اور اسکی تردید نہ کی چاہئے تھا کہ اسوقت کہتے کہ یہ لغو بات ہے۔ یہ تو ہو کر ہی رہیگی کیونکہ اس کا علم پہلے سے ہر اک کو ہے۔ لیکن اسوقت تو خاموش بیٹھے اب بعد میں کہہ رہے ہیں۔ سب کو معلوم تھا۔ تو بعض دفعہ ایک خبر شائع ہو کر چلتے چھوٹی ہو بھاری ہو جاتی ہے۔ اگر ہماری جماعت کے لوگ میری بات کی قدر کرتے اور کھدر پہننا شروع کر دیتے اور یہ نہ سمجھتے کہ یہ دنیوی بات ہے۔ کیا ہوا اگر دو۲ روپے کی بجائے تین روپے کا لٹھا لے لیا۔ اس میں

### دین کا کیا نقصان ہے

ہم نے اپنی ذات پر ہی روپیہ خرچ کرنا ہے۔ دو۲ روپے کی بجائے تین روپے کپڑے پر خرچ کر لئے اور ایک روپیہ جو خوراک پر خرچ کرنا تھا خوراک پر خرچ نہ کیا۔ کپڑے پر کر لیا۔ تو کیا ہوا اگر وہ ایسا نہ کرتے اور ہزارہا آدمی کھدر پہنے پھرتے تو آج دنیا پر اس کا اتنا اثر ہوتا کہ جس کی کوئی حد ہی نہیں۔ تو بعض اوقات لوگ دنیوی بات سمجھ کر اسے رد کر دیتے ہیں۔ اور اسکی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔

133

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسی قسم کی وہ بات بھی ہے۔ جو میں آج بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اگر مجھے اس کے متعلق بولنے کی توفیق ملی۔ کیونکہ اتنا بولنے کے ساتھ ہی میرے دانت میں درد شروع ہو گیا ہے۔

## جماعتی ترقیاں

جہاں اس بات کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں کہ سچائی اس قوم میں موجود ہو۔ جہاں اس بات کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ کہ دلائل اس قوم میں موجود ہوں۔ جہاں اس بات کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ کہ تبلیغ اس قوم میں موجود ہو اور جہاں اس بات کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں کہ عمل اس قوم میں موجود ہو۔ وہاں دنیا اس کے علاوہ کچھ اور بھی چاہتی ہے۔ صرف یہی کافی نہیں ہوتا۔ کہ سچائی ہو۔ ضروری نہیں۔ کہ سچائی دنیا میں ہمیشہ جیت جائے۔ ہزارہا دفعہ سچائی مٹ جاتی ہے۔ قرآن کریم سچا تھا جھوٹا نہیں تھا۔ مگر کس طرح گزشتہ دو صدیوں میں عیسائیت کے مقابلہ میں ہر میدان میں اسے شکست ہوئی۔ اور عیسائیت غالب ہو گئی۔ اس لئے کہ قرآن مجید میں سچائی تو موجود تھی۔ لیکن اسے سمجھ کر اس سے دلائل نکالنے کا کام مسلمانوں نے چھوڑ دیا تھا۔ اور جو تھوڑے بہت دلائل تھے۔ چونکہ موجودہ زمانے کے اعتراضات رد کے لئے کافی نہ تھے۔ اس لئے اسلام عیسائیت جیسے مردہ مذہب کے مقابلہ میں شکست کھا گیا۔ اور اگر دلائل بھی مہیا ہو جاتے۔ اور بعض نے مہیا کئے بھی۔ تو دوسری چیز مبلغ ہوتے ہیں۔ اور مبلغین سے اسلام خالی تھا۔ پھر اگر چند مبلغ تھے تو بدعمل تھے۔ دنیا کی نگاہ دلائل کو ہی نہیں دیکھا کرتی۔ بلکہ عمل کو بھی دیکھتی ہے۔ یہ درست ہے کہ دین خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے آتا ہے یہ بھی درست ہے کہ

## دین کا تعلق انسان کی روحانی اصلاح کے ساتھ

ہوتا ہے۔ مگر اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ انبیاء جب کبھی دنیا میں پیدا ہوتے ہیں۔ تو دین کو ماننے والے لوگوں کے حالات دینی طور پر ہی درست نہیں ہوتے۔ بلکہ دنیوی طور پر بھی درست ہو گئے۔ ہم دیکھتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام دین کو قائم کرنے کے لئے آئے۔ اور ان کے ذریعہ ایک نیا نظام قائم ہوا۔ جب حضرت موسےٰ علیہ السلام آئے۔ تو ان کے ذریعہ ایک نیا نظام قائم ہوا۔ جب حضرت داؤد علیہ السلام آئے۔ تو ان کے ذریعہ ایک نیا نظام قائم ہوا۔ جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام آئے۔ تو ان کے ذریعہ ایک نیا نظام قائم ہوا۔ جب حضرت زرتشت علیہ السلام آئے۔ تو ان کے ذریعہ ایک نیا نظام قائم ہوا۔ حضرت کرشن علیہ السلام آئے۔ تو ان کے ذریعہ ایک نیا نظام قائم ہوا۔ اور سب سے آخر سب نبیوں کے سردار رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آئے۔ تو ان کے ذریعہ ایک نیا نظام قائم ہوا۔ انہوں نے بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ سے ہی نہیں ملایا۔ اور روحانیت کو ہی درست نہیں کیا۔ بلکہ اس کے ساتھ لازمی نتیجہ کے طور پر طبعی نتیجہ کے طور پر اور عقلی نتیجہ کے طور پر آپؐ کی جماعت

## دنیا میں بھی ترقی

کر گئی۔ دنیا میں نبی آتے ہیں۔ تو دنیوی نظام کی ترقی کے لئے کیا کہتے ہیں۔ یہی کہ اپنے کھانے پینے کیطرف زیادہ توجہ نہ کرو۔ اپنے وقتوں کو ضائع نہ کرو۔ اپنے دماغوں کو ضائع نہ کرو۔ لہو و لعب میں اپنا وقت نہ لگاؤ۔ جہالت اور تاریکی سے دور بھاگو۔ اور یہی چیزیں دنیوی ترقی کے لئے بھی ضروری ہیں۔ جس قوم میں یہ چیزیں پیدا ہو جائیں۔ وہ لازمی طور پر دنیا میں بھی ترقی کر جاتی ہے جو نبی کہے گا سستی نہ کرو۔

## جہاد کا موقعہ

آئے تو اپنے آپ کو آگے پیش کرو۔ جہاد تو ہر وقت نہیں ہوتا۔ مگر طالب علم کے لئے پڑھائی کا موقعہ ہر وقت ہوتا ہے۔ جو جہاد کے موقعہ پر اپنے آپ کو پیش کریگا۔ وہ پڑھائی کے وقت بھی کسی سے پیچھے نہیں ہوگا۔ جب نبی کہے گا تم

## جہالت سے دور رہو

محنت کرو۔ تو لازمی بات ہے کہ وہ جہاد کے وقت بھی جہاد میں آگے بڑھیگا۔ اور جنگ کا ہنر اچھی طرح سیکھیگا۔ لیکن اس عادت کے ہوتے ہوئے جہاد سے فارغ ہو کر ہل چلاتے وقت بھی تو یہ نصیحت کام آئے گی۔ وہ کھیتی باڑی کا ہنر بھی سیکھے گا۔ اور محنت سے کام لیگا۔ اسی طرح تجارت میں بھی اور علم سے کام لے گا۔ جس کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ علم حاصل کرو۔ قرآن کریم کو پڑھو۔ وہ قرآن کو بھی پڑھیگا لیکن آخر اس نے سارا وقت تو قرآن کریم نہیں پڑھنا۔ اس میں جو لکھا ہے کہ تم جغرافیہ پر غور کرو۔ تاریخ پر غور کرو۔ آسمان پر غور کرو زمین پر غور کرو۔ اقتصادیات پر غور کرو وہ ان سب پر غور کرے گا۔ تو لازمی بات ہے کہ وہ صرف قرآن شریف ہی نہیں پڑھیگا بلکہ ساتھ ہی تاریخ اور جغرافیہ بھی پڑھے گا گو براہ راست یہ چیزیں مقصود نہیں ہوتیں مگر دین کے ساتھ ان کی وابستگی ضرور ہے

## دین کی اشاعت کے لئے روپے کی ضرورت

ہوتی ہے۔ قرآن شریف میں صریح طور پر آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت یہ خواہشات لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتی تھیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ تاہم دین کے لئے جو روپے کی ضرورت ہے اس کو پورا کریں۔ اس باب میں بعض منافقین کا ذکر آتا ہے۔ منافقین کا ذکر اس لئے آتا ہے۔ کہ انہوں نے وہ باتیں جو انہوں نے کہی تھیں پوری نہ کیں۔ وہ یہ خواہش کرتے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم دین کے لئے روپیہ خرچ کریں مگر جب توفیق ملتی تو کوتاہی کرتے تھے۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا۔ کہ میرے لئے دعا کریں۔ کہ مجھے مال مل جائے۔ تامیں

## دین کی راہ میں خرچ

کروں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس پر ناراض نہیں ہوئے بلکہ دعا فرمائی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خواہش کرنا منع نہیں۔ بلکہ بہتر ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کا مال اتنا زیادہ ہو گیا کہ جس میدان میں اس کا گلہ کھڑا ہوتا تھا معلوم ہوتا تھا کہ یہاں کسی کے لئے جگہ نہیں۔ اس کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب زکوٰۃ کے لئے اس کے پاس آدمی بھیجا۔ تو اس نے جواب میں کہا کہ ہر وقت چندے کی فکر رہتی ہے۔ میرے پاس جتنا مال ہے گلے کو کھلانے کے لئے اور ان کے نگرانوں پر خرچ ہو جاتا ہے۔ چندہ کہاں سے دوں۔ چونکہ دعا کے ذریعہ اسکو یہ مال ملا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے یہ سزا تجویز فرمائی۔ کہ آئندہ اس سے زکوٰۃ نہ لی جائے۔ بعد میں اس کو نیکی کا خیال آیا۔ مگر اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے تھے۔ وہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا۔ اور کہا کہ مجھ سے زکوٰۃ لے لیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ جس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ نہیں لی۔ اس سے کو میں نہیں لے سکتا۔ حالانکہ زکوٰۃ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ دیتا تھا۔ آپ نہیں لیتے تھے۔ تاریخ میں آتا ہے۔ کہ وہ ہر سال زکوٰۃ میں ایک بہت بڑا گلہ لاتا تھا۔ اور کہتا تھا مجھ سے زکوٰۃ لے لیں۔ مگر حضرت ابوبکرؓ ہر بار یہ کہتے کہ میں تمہاری زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہاری زکوٰۃ نہیں لی۔ اور وہ یہ سنکر روتا ہوا چلا جاتا تھا۔ سو یہ خواہش صحابہؓ کے دل میں ہوتی تھی۔ اور ہر ایک کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے جب کسی کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ میں دین کی فلاں تحریک میں حصہ لوں۔ اور دین کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے روپیہ دوں۔ اور اس کے پاس روپیہ نہیں ہوتا۔ تو اس کے دل میں ابال اٹھتا ہے۔ اور وہ یہ کہتا ہے کہ کاش میرے پاس روپیہ ہوتا تا میں بھی خرچ کرتا۔ میں نے کئی دفعہ یہ مثال سنائی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر ایک دفعہ

## منشی اروڑا صاحب

تشریف لائے۔ اور کہلا بھیجا۔ کہ وہ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔ میں باہر گیا تو انہوں نے مجھے پانچ یا دس پاؤنڈ صحیح تعداد میں کسی اور وقت بتا چکا ہوں۔ اسوقت یاد نہیں مجھے دیئے اور کچھ کہنا چاہا۔ مگر کہنے سے پہلے چیخیں مار کر رو پڑے۔ اتنا رونا شروع کیا کہ ہچکی بند نہ ہوتی تھی۔ میں پریشان کھڑا تھا کہ کیوں رو رہے ہیں۔ اگر پتہ ہو تو انسان خود ان جذبات میں شامل ہو جاتا ہے۔ مگر مجھے پتہ ہی نہیں تھا۔ کہ کیوں رو رہے ہیں۔ پانچ دس پاؤنڈ میرے ہاتھ میں رکھ کر رونے لگ پڑے۔ کچھ دیر بعد میں نے یہ سمجھ کر کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کیوجہ سے رو رہے ہیں کہنا شروع کیا۔ منشی صاحب صبر کریں۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی یہی تھی۔ میرے منع کرنے پر بجائے ہچکی بند ہونے کے وہ زیادہ زور سے رونے اور چیخنے لگے۔ اور روتے چلے گئے کچھ دیر بعد آخر جب ہوش آیا اور کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریکات کے مواقع پر دل میں خیال ہوتا تھا۔ کہ میں کافی مقدار میں سونا لے کر حضور کی خدمت میں حاضر کروں

لیکن جب کبھی بھی میرے پاس پانچ سات روپے جمع ہو جاتے مجھ سے رہا نہ جاتا۔ اور میں قادیان چل پڑتا۔ قادیان آکر حضور سے مل کر نذرانہ پیش کر دیتا۔ اسی طرح دن گزرتے گئے ہمیشہ خواہش ہوئی۔ کہ سونا پیش کروں۔ مگر ہمیشہ ہی جب پانچ۔ چھ روپے جمع ہو جاتے تو برداشت نہ ہوتا تھا۔ اور میں قادیان آجاتا تھا۔ ان کی تنخواہ شروع میں دس پندرہ روپے ہوتی تھی۔ کتنا ہی کم خرچ کرو۔ اتنی تنخواہ میں سے ایک۔ دو روپے ہی بچائے جا سکتے ہیں بس، پانچ چھ روپے جمع ہونے میں کئی ماہ لگ جاتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے قریب وہ تحصیلدار ہو گئے۔ اسوقت انہوں نے روپیہ جمع کرنا شروع کیا۔ اور اُن کو پاؤنڈوں میں تبدیل کرنا شروع کیا۔ چنانچہ انہوں نے بتایا کہ جب میں نے کچھ پاؤنڈ جمع کئے تو حضرت صاحب فوت ہو گئے۔ اتنا کہہ کر وہ پھر رونے لگ گئے پھر کئی منٹ تک روتے رہے۔ آخر اپنے نفس پر قابو پایا۔ اور یہ فقرہ کہا۔ جب تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ تھے تو میرے پاس سونا نہ آیا۔ اور جب میرے پاس سونا آیا۔ تو وہ فوت ہو گئے۔ یہ کہکر پھر رونا شروع کر دیا۔ اور ان سب باتوں میں قریباً نصف گھنٹہ لگ گیا۔ پھر انہوں نے آخر میں کہا۔ اب میری طرف سے یہ حضرت ام المومنین کو دے دیں۔ اب میں یہ رقم ان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ تو مومن کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ

## لازمی اور قدرتی بات

ہے۔ جب ہمیں یہ نظر آرہا ہے۔ کہ دین کی تکہ بوٹی اڑائی جا رہی ہے۔ جب ہمیں یہ نظر آرہا ہے کہ دین کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا ہے۔ تو اس کے بعد کسی انسان کا دل کس طرح تڑپ سے خالی رہ سکتا ہے۔ کہ خدا مجھے توفیق دے تو میں دین کی خوب خدمت کروں پس ہمیں چاہیئے کہ جہاں ہم دین کی ترقی کے لئے کوششیں کریں وہاں

## دنیوی ترقی کیلئے بھی سامان مہیا کریں

اور ان سامانوں کو مہیا کرنے کے لئے ہماری جماعت کی طرف سے کوشش ہوتی رہتی ہے۔ اس کیلئے ایک محکمہ بنا ہوا ہے۔ جہاں کہیں کوئی نوکری خالی ہوتی ہے۔ اور اُسے اس کا پتہ لگتا ہے۔ تو محکمہ کوشش کرتا ہے۔ کہ کوئی احمدی وہ جگہ لیلے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ خودغرضی کے ماتحت کیا گیا ہے۔ اگر ہمیں پندرہ کی بجائے بیس ملے ہیں۔ تو جماعت کے چندے میں بھی تو اضافہ ہوا ہے۔ اگر کوئی شخص اسے خودغرضی قرار دیتا ہے۔ تو دوسرے الفاظ میں وہ یہ کہتا ہے۔ کہ مجھے دین سے محبت نہیں تمہیں دین سے محبت ہے۔ اس میں ہماری عزت ہے نہ کہ بے عزتی۔ لیکن اگر وہ یہ کہتا ہے کہ خود غرضی نہیں کی گئی۔ بلکہ یہ کام دین کی خاطر کیا گیا ہے۔ اور اس سے مجھے بھی فائدہ پہنچا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس نے اپنے آپ کو دین میں شامل کیا۔ اور اس میں بھی ہماری ہی عزت ہے۔ بہرحال ہماری یہ کوشش رہتی ہے۔ کہ احمدیہ جماعت کے لوگ ایسے کام اختیار کریں۔ جنکی وجہ سے

## جماعت کی اقتصادی حالت ترقی کرے

میں نے پچھلے سال اس بات پر بڑا زور دیا تھا۔ کہ جماعتوں کی ترقی کے لئے تجارت کی ترقی بڑی ضروری ہوتی ہے۔ کیونکہ زمیندار اپنی زمینوں کو نہیں چھوڑ سکتے اگر ایک جماعت کے پاس اتنی زمین ہے۔ کہ فرض کرو دس کروڑ روپیہ سالانہ اس کو آمدنی ہوتی ہے۔ لیکن سیاسی حالات ایسے ہو جاتے ہیں کہ اس کو اپنا ملک چھوڑنا پڑتا ہے۔ تو دس کروڑ والی جماعت دس پیسے کی حیثیت کی بھی نہیں رہیگی۔ کیونکہ وہ زمین اٹھا کر ساتھ نہیں لے جا سکتی۔ لیکن اگر کسی تاجر کے پاس دس لاکھ روپیہ ہے۔ اور اُسے ملک چھوڑنا پڑتا ہے۔ تو وہ دس لاکھ نہیں تو آٹھ نو لاکھ روپیہ ضرور ساتھ لے جائیگا۔ کیونکہ اس کا روپیہ حرکت کرنیوالا ہے۔ اور زمیندار کا روپیہ حرکت کرنیوالا نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ

## جس قوم میں ہل آگیا وہ ذلیل ہوگئی

اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ زمین میں ہل چلانے کی وجہ سے لوگ ذلیل ہو جاتے ہیں بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ جب اس پر کوئی دوسری قوم قابو پا لیتی ہے۔ تو پھر وہ بے بس ہو جاتی ہے کیونکہ وہ زمین اپنے ساتھ لے کر نہیں جا سکتی جو اس کی کمائی کا ذریعہ ہوتی ہے۔ لیکن جو

## تاجر اور صناع

ہوتے ہیں۔ اُن کی یہ حالت نہیں ہوتی۔ مثلاً ایک رنگریز ہے اس کو اس کے ملک سے باہر نکال دو۔ اور کہیں پھینک دو۔ وہ اپنی آمدنی اپنے ساتھ لے جائیگا۔ کیونکہ اس کا مال اس کے دماغ میں ہے۔ وہ جاپان جاکر بھی اپنا کام کرے گا۔ وہ چین جاکر بھی اپنا کام کریگا وہ امریکہ جاکر بھی اپنا کام کرے گا۔ آخر ساری دنیا میں ایک حکومت نہیں ہوتی۔ اگر آدھی دنیا بھی اس کی مخالف ہوگی۔ تو آدھی اس کے حق میں سمجھ لو۔ اگر $\frac{9}{10}$ بھی اس کی مخالف ہوگی تو $\frac{1}{10}$ تو ضرور اس کے حق میں ہوگی۔ وہ وہاں جاکر اپنا کام کرے گا۔

## یہودی فلسطین میں

زمیندار بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر یہ اُن کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ ان کی شہرت کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کے ہاتھ میں تجارت ہے یہی تجارت ان کو امریکہ میں لے جاتی ہے۔ فرانس میں لے جاتی ہے۔ جرمنی میں لے جاتی ہے۔ روس میں لے جاتی ہے اور جہاں جاتے ہیں۔ اپنے مال کو ساتھ لے جاتے ہیں۔ اور جہاں چاہتے ہیں رسوخ بڑھا لیتے ہیں۔ میں نے پچھلے سال توجہ دلائی تھی۔ کہ

## جماعت کے تاجروں کیلئے ضروری ہے

کہ وہ متحد ہو جائیں۔ مگر باوجود میرے بار بار توجہ دلانے کے تاجروں نے سمجھ لیا کہ ہمیں بھلا کیا ضرورت ہے کہ ہم اس قسم کے اعلانات کی طرف توجہ کریں۔ ہم کامیاب تاجر ہیں۔ ہمیں ان کے مشوروں کی کیا ضرورت ہے۔ اور ان محکموں سے کیا غرض۔ حالانکہ تنظیم اس قدر ضروری چیز ہے۔ کہ مجھے ایک دفعہ

## سر آغا خان کے ایک مرید

نے جو بڑی پوزیشن رکھنے والے ہیں سنایا میں نے ایک دفعہ سر آغا خان سے کہا کہ اگر ہماری اولاد سے کسی کا ایمان آپ پر نہ رہے تو کیا کریں۔ سر آغا خان نے جواب میں کہا بے شک وہ جو عقیدہ چاہے رکھیں مگر ان سے کہو کہ

## اپنے جتھے کو قائم رکھیں

صرف مجھ کو تم سے فائدہ نہیں۔ بلکہ تم کو بھی مجھ سے فائدہ ہے۔ تم میں سے اگر کسی کو وائسرائے کے پاس کسی غرض کے لئے جانا ہو۔ تو ضروری نہیں کہ ہر ایک وائسرائے کے پاس جا سکے۔ اور نہ ہر ایک جا سکتا ہے۔ ہاں میں اُس کے پاس جا سکتا ہوں۔ اس لئے سیاسی لحاظ سے جتھے کو قائم رکھو۔ اور ایمان کے لحاظ سے خواہ تمہاری کوئی حالت ہو۔ پھر اسی تاجر نے کہا کہ اس وقت دو بیٹے آپ کے سامنے بیٹھے ہیں۔ ان میں سے ایک احمدی خیال کا ہے۔ اور ایک سُنّی خیال کا۔ میں ان دونوں سے کہتا ہوں کہ بیشک تم احمدی ہو جاؤ یا بیشک تم سُنی ہو جاؤ۔ مگر بظاہر لوگوں سے کہا کرو۔ کہ ہم سر آغا خان کے مرید ہیں۔ کیونکہ سر آغا خان کی مدد بھی ہمیں کام دے جاتی ہے۔ مذہب کے لحاظ سے خواہ یہ بات کس قدر ناپسندیدہ ہو۔ مگر اس میں کیا شک ہے۔ کہ جن اقوام کے جتھے ہیں وہ بڑی طاقت پکڑ جاتی ہیں۔ اگر دین سے آزاد ہو کر لوگ جماعت بندی سے فائدہ اٹھاتے ہیں تو ظاہر ہے کہ

## دین کے ساتھ جتھہ بندی

اور بھی زیادہ مفید ہوگی۔ پس اگر ہماری جماعت کے تاجر بھی منظم ہو جائیں۔ تو اُن کی ترقی کے لئے بہت بڑے بڑے اور نئے نئے راستے کھل جائینگے۔ اگر منظم صورت میں نہ رہو گے۔ تو اکیلا انسان کوئی حقیقت نہیں رکھتا چاہے کروڑپتی کیوں نہ ہو۔

## ہندوستان میں بعض کروڑپتی

ایسے ہیں جو امریکہ کے کروڑ پتیوں سے کم نہیں مگر امریکہ کے کروڑ پتیوں کے مقابلہ میں ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس لئے کہ امریکہ کے کروڑپتی کے ساتھ ہزارہا لاکھ پتی بھی ہوتے ہیں۔ مگر ہندوستان کے کروڑپتی کے دائیں بائیں کوئی بڑا آدمی نہیں ہوتا اس لئے اُس کی سنی جاتی ہے۔ اور اس کو کوئی نہیں پوچھتا۔ تو

## تنظیم ایک بڑی چیز ہے

افسوس ہے کہ ایک سال گزر گیا۔ مگر جماعت نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ شاید یہ وجہ ہے کہ ان میں سے جو کامیاب تاجر ہیں۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ کیا ہم اُن سے سیکھینگے یا انکو سکھائینگے۔ ہم تو خود کامیاب تاجر ہیں۔ محکمہ ہمیں کیا سکھلائیگا۔ محکمہ کا انچارج دس روپے تو کمانے کے قابل نہیں۔ انکو اس بات کا علم ہونا چاہیئے کہ تنظیم کمانے کے قابل نہیں ہوا کرتی۔ وہ کونسی چیمبر آف کامرس ہے جس نے آپ روپیہ کمایا ہو اور وہ کونسی ٹریڈ ایسوسی ایشن ہے جس نے خود روپیہ کمایا ہو چیمبر آف کامرس اور ٹریڈ ایسوسی ایشن روپیہ نہیں کمایا کرتی۔ وہ تنظیم کر کے تاجروں کو ایک نئی طاقت دیتی ہے۔ اس لئے یہ خیال کر لینا کہ اس کے چلانیوالے اپنی ذات میں ماہر نہیں ایسی ہی بات ہے جیسے لیبر پارٹی اپنے افسر مزدور مقرر کرے اب سر کریں مزدوری کیا جانیں۔ مگر لیبر پارٹی سمجھتی ہے۔ کہ اپنی پارٹی کو مضبوط کرنے کیلئے ایسے لوگوں کے دماغوں کی ضرورت ہے جو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

134

**تنظیم کرنے کے اہل**

ہوں۔ خواہ وہ ہمارے پیشے کے نہ ہوں۔ تو مرکز چاہے تجارت سے ناواقف ہو۔ مگر

**تنظیم بغیر مرکز کے کوئی نہیں کرسکتا**

لاہور اور دہلی کے تاجر ہمارے سارے ہندوستان کے تاجروں کی تنظیم کس طرح کرسکتے ہیں۔ ان کی سنے گا کون۔ لیکن مرکز کو یہ فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کو یہ طاقت حاصل ہوتی ہے۔ کہ وہ ہر تاجر کو حکماً اس تنظیم میں شامل ہونے کو کہے۔ اور اس حکم پر کوئی تاجر احمدی رہتے ہوئے اس تنظیم سے باہر نہیں رہ سکتا۔ لیکن ابھی ہم جبر نہیں کرتے۔ ہم اخلاص سے سب کو اس میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر جبر کرنا ہو۔ تو کرسکتے ہیں۔ لیکن لاہور۔ دہلی۔ کلکتہ یا سکندر آباد کے تاجر جبر نہیں کرسکتے۔ تو جس قدر جبر اور تحکم کا پہلو ہے۔ وہ مرکز ہی کرسکتا ہے اس کے علاوہ ایک اور چیز کی طرف بھی میں نے توجہ دلائی تھی۔ اور اب اس کا موقع ہے۔ ہمارے

**جنگ میں قریباً سولہ ہزار احمدی**

گئے ہیں۔ جو واپس آئینگے۔ جن کا چندہ تقریباً ایک لاکھ روپیہ ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ پانچ چھ ہزار کے قریب ایسے ہیں جنہیں فوج میں رکھ لیا جائیگا۔ پانچ چھ ہزار ایسے ہیں جو واپس آکر زمیندارہ کام میں لگ جائیں گے۔ ان کے گھر میں کھانے پینے کو ہوگا۔ وہ پسند نہیں کرینگے۔ کہ اور کام کریں۔ ان کے باپ انہیں کہیں گے۔ کہ پانچ چھ سال نوکری کرلی۔ اور کافی کما لیا۔ جتنا قرضہ تھا اتر گیا۔ تمہاری ماں تمہارے لئے گھر میں اداس بیٹھی ہے۔ تم اب یہیں رہو۔ ہل کو پکڑو۔ اور میرے ساتھ کام میں شامل ہو جاؤ۔ پانچ چھ ہزار اس طرح لگ جائینگے۔ باقی پانچ چھ ہزار ایسے ہوں گے۔ جن کے لئے

**گزارے کی کوئی صورت نہیں**

ہوگی۔ وہ تعلیمیافتہ تو ہوں گے۔ لیکن گورنمنٹ کے دفاتر میں ان کو کوئی جگہ نہیں ملے گی۔ زمیندار ہونگے لیکن ان کی زمینداریاں اتنی چھوٹی ہونگی۔ کہ اگر وہ گھر میں آگئے۔ تو بجائے آرام کا موجب بننے کے دوسرے بہن بھائیوں اور والدین کے لئے تکلیف کا موجب بنیں گے۔ بھائی کہینگے کہ پہلے ہمیں اگر آدھی روٹی مل جاتی تھی۔ تو اب اس کے آجانے کی وجہ سے ایک پاؤ ملا کریگی۔ کھانے کے لئے گھر میں آگیا ہے۔ کوئی کام تلاش نہیں کرتا۔ اس کا گھر میں آنا محبت کا موجب نہیں ہوگا۔ اس کے گھر آنے پر وہ ظاہری اسے خوش آمدید کہینگے اور تپاک سے ملیں گے۔ لیکن دل میں کہینگے۔ مرا بھی نہیں وہاں۔ یہ حالت ان کی ہوگی۔ ایسے لوگوں کی

**شرافت کا تقاضا**

ہے۔ کہ وہ اپنے لئے اور کام تلاش کریں۔ بجائے اس کے کہ گھروں میں آکر بیٹھ جائیں۔ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ جو ان کے لئے خدا تعالےٰ نے پیدا کیا ہے۔ وہ بجائے گھر میں بھوکا مرنے کے اس میدان میں مریں۔ جہاں دین کی بھی خدمت ہوتی چلی جائے۔ اور ان کی اپنے مستقبل کے متعلق بھی امید بڑھتی چلی جائے۔ کوئی مستقبل ایسا نہیں جو سو فی صدی کامیاب ہو۔ ہر جگہ

**کامیابی کی امید پچاس فی صدی**

سمجھی جاتی ہے۔ بعض لوگ ایسے ہیں۔ جو دو فیصدی کی امید پر اپنی جانیں دے دیتے ہیں۔ پچاس فی صدی امید تو بہت بڑی چیز ہے۔ ہماری تنظیم کے ماتحت میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ دین اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے

**پانچہزار مبلّغین**

کا ملنا بڑا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو خواب میں پانچہزار سپاہی ملے تھے۔ پہلی تشریح تو پانچ ہزار آدمیوں کی تحریک جدید میں شامل ہونے والوں کی ہم نے کی۔ وہ چندہ دیتے ہیں۔ اور دیتے چلے جائیں گے۔ مگر یہ ایک شق بھی ہے۔ کہ پانچ ہزار احمدی اس طرح دنیوی کام کریں۔ کہ دین کے مبلّغ بھی ہوں۔ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو اپنے اندر کئی شقیں رکھتی ہیں۔ جہاں پانچہزار سے مراد یہ ہوسکتی تھی۔ کہ پانچہزار آدمی چندہ دے۔ اور نسلاً بعد نسلٍ پانچہزار آدمی متواتر چندہ دیتا چلا جائے۔ اور قیامت تک یہ سلسلہ چلا جائے۔ وہاں اس کے اور کئی معنے بھی ہیں۔ اس وقت سینکڑوں آدمیوں نے

**فوج میں سے چندہ لکھوایا**

ہے۔ جب وہ واپس آئینگے۔ تو ان کا چندہ بھی بند ہو جائیگا۔ جس کو فوج میں پانچ سو روپے ملتے تھے۔ وہ پانچ سو چندہ دیتا تھا۔ مگر نوکری چھوڑنے کے ساتھ پانچ کو اڑا کر اس کا چندہ صفر رہ جائیگا۔ جس کو دو سو تنخواہ ملتی تھی۔ جب وہ نوکری سے علیحدہ ہو جائیگا۔ تو نوکری کی علیحدگی کے ساتھ دو کو اڑا کر اس کا چندہ بھی صفر رہ جائیگا۔ اور ان کی بے کاری کے ساتھ ہی تحریک جدید کے تسلسل کا جو خیال تھا۔ ٹوٹ جائیگا۔ یہ اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے۔ کہ پانچ ہزار آدمی چندہ دینے والے نئے پیدا ہوں۔ اور یہ نیا چندہ دینے والے اسی صورت میں پیدا ہوسکتے ہیں۔ جب

**پانچہزار آدمیوں کے لئے نیا کام**

مل جائے۔ پس یہ جو بے کار ہوکر آنے والے آدمی ہیں۔ میں ان کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ بجائے اس کے کہ گھر پر رہ کر فاقہ کریں۔ وہ تجارت کی کوشش کریں۔ ایسی تجارت کی جو دین اسلام کے لئے بھی مفید ہو۔ ہندوستان میں ۵۰۰ ایسے شہر ہیں۔ جہاں تجارت کی منڈیاں ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ کیونکہ ہر ایک ضلع میں آٹھ دس یا پندرہ ایسے قصبے ہوتے ہیں۔ جن میں دس پندرہ ہزار سے زیادہ آبادی ہوتی ہے۔ اس طرح پر اگر ان کو بھی ملا لیا جائے۔ تو یہ بجائے پانچ سو کے دو تین ہزار کے قریب قصبے نکل آئینگے۔ ان میں سے

**بعض شہر**

ایسے ہیں۔ جیسے کلکتہ ہے۔ مدراس ہے۔ کراچی ہے۔ دہلی ہے۔ پشاور ہے۔ الہ آباد ہے۔ حیدر آباد ہے۔ ٹراونکور ہے۔ ڈھاکہ ہے۔ جہاں پر بیک وقت بیس۔ تیس۔ چالیس۔ چالیس آدمیوں سے ہم تجارت کی ابتدا کرسکتے ہیں۔ بعض ایسی جگہیں ہیں۔ جہاں صرف ایک آدمی کی شروع میں گنجائش ہوسکتی ہے۔ لیکن اگر ان دو ہزار شہروں کی فی شہر اوسط دس آدمی بھی لگائی جائے۔ تو اس کے مطابق بیس ہزار آدمیوں کی گنجائش ہے۔ اور یہ ابتدا ہے

**قادیان میں**

دیکھو اس وقت پانچ سو آدمی تجارت کررہے ہیں۔ کئی کھلی جگہوں پر اور کئی گھروں پر۔ تو ہمارے لئے یہ

**ایک بہت کامیاب راستہ**

ہے۔ جس سے دین و دنیا دونوں کی بہتری کی صورت پیدا کی جاسکتی ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ ہم اپنی آواز کو بلند کرنے کے لئے ان دو ہزار جگہوں پر مبلغین نہیں رکھ سکتے۔ ان ساری جگہوں پر یہ بھی نہیں کہ ہمارے احمدی موجود ہوں۔ دو ہزار شہروں میں سے ڈیڑھ دو سو شہر ایسے ملیں گے۔ جہاں ہمارے احمدی ہیں باقی اٹھارہ سو شہر ایسے ہیں۔ جہاں کوئی احمدی نہیں۔ کچھ اس سے چھوٹے چھوٹے قصبے بھی تجارت کے قابل ہیں یہ سات آٹھ ہزار کے قریب ہو جاتے ہیں۔ ان سات آٹھ ہزار قصبوں میں سے ڈھائی تین سو قصبے ایسے ہیں جہاں احمدی جماعتیں قائم ہیں۔ باقی پونے سات ہزار یا پونے آٹھ ہزار جگہیں ایسی ہیں۔ جہاں کوئی احمدی نہیں۔ اگر ہم پونے سات یا پونے آٹھ ہزار آدمی تبلیغ کے لئے ان جگہوں پر بھیجیں تو اسکا مطلب یہ ہے۔ کہ ان پر پونے سات یا پونے آٹھ لاکھ روپیہ ماہوار خرچ ہوگا۔ اور تقریباً ایک کروڑ روپیہ سالانہ خرچ ہوگا۔ یہ تو ایک صورت ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر ہمیں

**محنت کرنیوالے اور قربانی کرنیوالے نوجوان**

مل جائیں۔ جو ان جگہوں پر جاکر سلسلہ کی ہدایت کے مطابق تجارت کریں اور اس کام میں کامیاب ہو جائیں تو ان کی دس پندرہ لاکھ روپیہ ماہوار آمد ہوگی۔ اور دس پندرہ لاکھ سالانہ کا چندہ ان سے آئیگا۔ اب دیکھو کہ ایک صورت میں تو ایک کروڑ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ اور دوسری صورت میں پندرہ لاکھ روپیہ آمد ہوتی ہے۔ اور یہ لازمی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی اسی میں ہوگی کہ تبلیغ بھی ہو۔ اور بجائے اس کے کہ خزانہ خالی ہو۔ خزانہ بھرا رہے۔ اس کے لئے کئی لائنیں مرکز نے سوچی ہیں اور ان کے ذریعہ سے ایسے تاجروں کی ایک حد تک ہم بھی مدد کرسکتے ہیں۔ اگر ہمارے پرانے تاجر بھی اس بات کی اہمیت سمجھیں۔ کہ جو نئے تاجر ہیں ہم نے انکو کام سکھلانا ہے تو آخر ان کا اپنا فائدہ بھی ہوگا۔ احمدی تاجروں کے بڑے سے منڈی میں ان کی جڑیں مضبوط ہو جائینگی۔ تجارت کو رقابت ہی تباہ کرتی ہے۔ جس کا جتھا مضبوط ہو۔ وہ بچ جاتا ہے۔ اور جو کمزور ہو۔ وہ اس رقابت میں تباہ ہو جاتا ہے۔ جس طرح زمینداروں میں ہوتا ہے۔ کوئی تاجر کامیاب تجارت نہیں کرسکتا۔ جب تک اس کا جتھا مضبوط نہ ہو۔ دوسروں کے بنیوں کو توڑنے کے لئے بنیک آپس میں سمجھوتہ کر لیتے ہیں۔ اور تاجر ایک دوسرے کے ساتھ مل کر مقابل کے تاجروں کو تباہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر مقابل والے کا جتھا مضبوط ہو۔ تو وہ بچ جاتا ہے۔ اور اگر وہ جتھے والا نہ ہو۔ تو مقابل کے تاجر اس کا مقابلہ کرکے اسے تباہ کردیتے ہیں۔ آج احمدی تاجر انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ دو چار سو تاجر ہیں۔ اس کے مقابلہ پر مسلمانوں کے تاجر پچاس ساٹھ ہزار ہوں گے مگر اس کے باوجود وہ ہندوؤں کے مقابلہ میں نہیں پنپ سکتے۔ کیونکہ ہندوؤں کے مقابلہ میں ان کا جتھا کمزور ہے۔ جہاں کہیں منڈی کا سوال آتا ہے یا ایجنسی کا سوال آتا ہے۔ ہندو ہندوؤں کو دے دیتے ہیں اور مسلمان منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کوئی ہنسی کی بات ہے۔ تو فوج میں ایک احمدی کو احمدیت کی وجہ سے نکالا گیا۔ میں نے چودھری ظفر اللہ خان صاحب کو لکھا کہ وہ اس بارہ میں افسران بالا سے ملیں۔ وہ کمانڈر انچیف سے ملے تو انہوں نے جواب دیا آپ جو کچھ کہتے ہیں ٹھیک ہے۔ لیکن میں بھی مجبور ہوں۔ مجھے تین لاکھ فوج کی ضرورت ہے کیا آپ تین لاکھ نوجوان دے سکتے ہیں۔ اگر نہیں دے سکتے تو ان کی جو مطلوبہ ہے مجھے احمدی کو ہی نکالنا پڑے گا کیونکہ اکثریت کو میں ناراض نہیں کر سکتا۔ چودھری صاحب خفا ہو کر آگئے اور مجھے یہ اطلاع دی۔ میں نے کہا جو کچھ انہوں نے کہا ہے ٹھیک ہے حکومت مجبور ہے میں اس صورت حالات کو تسلیم کرتا ہوں یہی حالت تجارت کی بھی ہے۔ اگر کسی بیرونی ملک میں بعض درد مند مسلمان

### مسلمان اخباروں میں اشتہار دلانے کی تحریک

کرتے ہیں۔ اور وہاں کے تاجروں سے کہتے ہیں کیوں تم مسلمان اخباروں میں اشتہار نہیں دیتے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے اخباروں کو پڑھنے والے کوئی تاجر نہیں ہیں۔ اگر ہم نے ان کو اشتہار دے کر کیا فائدہ۔ ہندو اگرچہ ہمیں گالیاں دیتے ہیں۔ ہمارے مال کے بائیکاٹ کی تلقین کرتے ہیں مگر ہر ہندو اخبار کے پڑھنے والے سینکڑوں تاجر ہوتے ہیں [illegible] تجارتی [illegible] جو ہمارا مال لینے والے ہوں گے۔ اس طرح جب

### کسی جگہ پر ایجنسی

لینی ہو تو جو پیشہ کا رکھنے والے ہیں وہ سوال کرتے ہیں کہ کہاں کہاں ہمارا مال پھیلا سکتے ہو اگر وہ کہے کہ جناب اپنی دوکان میں۔ تو تاجر کہے گا مجھے اس کو مال دینے کی کیا ضرورت ہے جس کی تجارت کا کوئی پھیلاؤ نہیں۔ یہ جو دوسرا آدمی ایجنسی لینا چاہتا ہے اس کی دوکان کی دو سو شاخیں ہیں یا چار سو یا آٹھ سو شاخیں ہیں۔ وہ سارے ہندوستان میں اس کام کو پھیلا سکتا ہے ہم اس کو ایجنسی نہ کیوں دیں گے۔ تو یہ ساری باتیں معقول ہیں۔ ہم ان کا رد نہیں کر سکتے۔ اگر ہم آرگنائزیشن کر لیں گے تو تجارت کے ایسے راستے کھل جائیں گے کہ جن کی وجہ سے ہم ہر قسم کی تجارت پر قابو پا لیں گے۔ اور جلدی اس کے لئے

### نوجوانوں کی ضرورت

ہے۔ وہ نوجوان جو فوج سے فارغ ہونگے۔ اور وہ نوجوان جو نئے جوان ہو رہے ہیں اور ابھی کوئی کام شروع نہیں کیا۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ

### اپنی زندگی وقف کریں

ایسے رنگ میں نہیں کہ ہمیں دین کے لئے جہاں چاہیں بھیج دیں چلے جائیں گے۔ بلکہ ایسے رنگ میں کہ ہمیں جہاں بھجوایا جائے ہم وہاں چلے جائیں گے۔ اور وہاں سلسلہ کی ہدایت کے ماتحت تجارت کریں گے۔ اس رنگ میں ہمارے مبلغ سارے ہندوستان میں پھیل جائیں گے وہ تجارت بھی کریں گے اور تبلیغ بھی۔ ہمیں بعض باتوں کی وجہ سے امید ہے کہ ایسے کام نکل سکیں گے جن کی وجہ سے ہم

### نئے کام کرنیوالوں کو بہت سی امداد

دے سکیں گے۔ اخلاقی لحاظ سے بھی اور مادی لحاظ سے بھی تنظیم کی وجہ سے ہم اخلاقی طور پر کامیاب تاجر ہیں۔ ان پر زور ڈالیں گے کہ وہ اپنے بھائیوں کو کھڑا کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ان کے کھڑے ہونے سے وہ خود کھڑے ہوں گے اسوقت

### آگے آنے والے نوجوانوں کے لئے

ترقی کا بہت سا امکان ہو گا۔ یہ چھ سات ہزار نوجوان تجارت کا کام کرینگے۔ اور ساتھ تبلیغ بھی کریں گے اور اس طرح یہ چھ سات ہزار مبلغ ہمیں مفت میں مل جائیں گے۔ یہ کتنی بڑی بات ہے ہم اس دن کے منتظر ہیں کہ ہمیں پانچ ہزار ساری زندگی وقف کرنے والے مبلغ مل جائیں۔ بلکہ لاکھ یا اس سے بھی زیادہ آدمی مل جائیں۔ مگر جب تک وہ دن نہیں آتے [illegible] تجارتی رنگ [illegible] میسر ہیں ان کو استعمال [illegible] چاہیے۔

### ہم زمینداروں سے تو نہیں کہہ سکتے

کہ تم فلاں جگہ پر چلے جاؤ۔ کیونکہ وہ زمین کو ساتھ نہیں لے جا سکتے۔ لیکن تاجر دنیا میں ہر جگہ پہنچ سکتے ہیں زمیندار کے لئے جب تک دوسری جگہ پر اتفاقاً کوئی کوئی زمین کا ٹکڑا نہ بکتا ہو۔ کسی جگہ کوئی گنجائش نہیں۔ مگر کوئی شہر ایسا نہیں جہاں تاجروں کے لئے ایک دو کی گنجائش نہ ہو۔ کوئی چھوٹے سے چھوٹا قصبہ نہیں ہو سکتا جہاں

### ایک مزید تاجر کی گنجائش

نہ ہو۔ ہر ایک گاؤں اور قصبے میں ایک۔ دو۔ چار۔ پانچ۔ دس تاجروں کے لئے مزید گنجائش ہوتی ہے۔ مگر ہر گاؤں میں زمیندار کے لئے مزید گنجائش نہیں۔ بلکہ بعض گاؤں ایسے ہیں جہاں سے بعض زمینداروں کو نکالنا چاہیئے کیونکہ وہاں دو۔ دو۔ چار چار گھماؤں زمین زمینداروں کے پاس رہ گئی ہے جس پر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ مگر تاجروں کے لئے ہر جگہ بہت کی گنجائش ہے۔ یا صنعت و حرفت کا دروازہ کھلا ہے۔ یہ دو دو ملتی جلتی چیزیں ہیں۔ کوئی سائیکلوں کی مرمت کا کام شروع کر دے۔ کوئی موٹروں کی مرمت کا کام شروع کر دے۔ یا اسی قسم کا اور کام شروع کر دے اور اسطرح ہمارے نوجوان مختلف شہروں میں پھیل جائیں کیونکہ ہر ایک گاؤں [illegible] کاموں کی گنجائش موجود ہے۔ اگر چار پانچ لاکھ بھی آدمی ہوں تو ہم ان کو دنیا میں کہیں نہ کہیں لگا سکتے ہیں۔ لیکن ایک زمیندار اس کی جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہیں بھیج سکتے اگر زمیندار کو کہیں باہر بھجوائیں گے۔ تو وہ دو کوڑی کا بھی نہیں رہے گا۔ مگر تاجر دنیا کے ہر گوشہ میں کام نکال لیتے ہیں۔

### انگلستان میں ہندوستانی

کتنے ذلیل سمجھے جاتے ہیں۔ مگر پندرہ بیس ہزار ہندوستانی وہاں بھی تجارت سے گزارہ کر رہے ہیں۔ اب انگلستان میں قریباً دو لاکھ کے قریب ایشیائی رہتے ہیں جنہیں انگلستان کے لوگ حقارت سے دیکھتے ہیں۔ مگر وہ اپنے پیشوں کی وجہ سے کامیاب ہو رہے ہیں۔ لیکن انگلستان میں جا کر دیکھیو کتنے ہندوستانی زمیندار ہیں۔ تو تم کو ایک بھی زمیندار نہیں ملے گا۔ کیونکہ نئی جگہوں پر زمین کا کام نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں نئی جگہ پر تجارت و صنعت کا کام کیا جا سکتا ہے۔ یہی ہر ملک کا حال ہے جاپان میں چلے جاؤ۔

جاپان میں پچیس تیس ہزار ہندوستانی کام کر رہے ہیں۔ وہ سارے کے سارے تاجر ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی زمیندار نہیں۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ ہل جس قوم میں آجائے وہ ذلیل ہو گئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ زیادہ ترقی نہیں کر سکتی۔ ذلیل سے مراد یہ ہے کہ دوسری قوموں کے مقابلہ میں ان کی ترقی محدود ہے کیونکہ زمیندار ایک ملک کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ دوسرے ملک میں نہیں جا سکتی۔ مگر صنعت و تجارت دوسرے ملکوں میں جا سکتی ہے مسلمانوں کا یہودی باوجود تھوڑا ہونے کے جو مقابلہ کر لیتے ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ

### یہودیوں کے ہاتھ میں تجارت

ہے جس کی وجہ سے وہ ہر قوم پر اپنا اثر ڈال لیتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے ہاتھ میں تجارت نہیں۔ اس لئے ان کی کوئی نہیں سنتا پس اس نظام تجارت کے ذریعہ سے ہم نہ صرف اپنی جماعت کو مضبوط بنا سکتے ہیں۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں اور غیر قوموں کو بھی مضبوط بنا سکتے ہیں ایک دفعہ محکمہ تجارت والوں نے مجھ سے پوچھا کہ

### بعض غیر احمدی اور ہندو

ہم سے مدد چاہتے ہیں۔ کیا ہم ان کی مدد کر دیں میں نے ان سے کہا کہ ہاں خواہ کسی قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ اس کی مدد کرنی چاہیئے ہمارا کام تو یہی ہے کہ ہم ہر قوم کی مدد کریں۔ لیکن پہلے اپنوں کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد دوسروں کے لئے۔ خواہ کوئی ہندو ہو سکھ ہو مسلمان ہو عیسائی ہو۔ ہم ان کی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مدد کرتے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں

### یہ عظیم الشان موقع ہے

اس قسم کی تجارت کا موقع جو شائد آئندہ بیس سال تک پیدا نہ ہو۔ اس لئے جو سپاہی افسر ڈسچارج ہوتے چلے جائیں۔ ان کو چاہیئے کہ کہ اپنی زندگی مذکورہ بالا طریق پر وقف کریں۔ اس رنگ میں نہیں کہ سارے کا سارا وقت دین کیلئے پیش کریں۔ بلکہ اس رنگ میں کہ ہم نے کوئی کام کرنا ہے۔ بجائے اس کے ہم خود کام کریں

### تحریک جدید کی ہدایت کے ماتحت

جس مقام پر ہمیں جا کر کام کرنے کے لئے کہا جائیگا اور جو کام ہمارے لئے تجویز کیا جائے گا۔ اور جو کام ہمارے لئے تجویز کیا جائے گا۔ ہم اس جگہ جائیں گے۔ اور اس کام کو کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ باقی مال ان کا ہو گا کوشش ان کی ہو گی۔ اخلاقی مدد ان کو سلسلہ دے گا۔ اور مادی بھی۔ جس حد تک توفیق ہوگی۔ اگر اس رنگ میں پانچ۔ چھ ہزار آدمی مل جائیں اور مل جانے چاہئیں۔ تو

### ایک عظیم الشان تغیر پیدا کرنے میں کامیاب

ہو جائیں گے۔ اگر ہم اتنے آدمی ایک سال کے اندر کھڑے کر دیں۔ تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ہم نے اپنی تبلیغ کو سو گنے بڑھا دیا۔ اسوقت ہمارے پچاس مبلغ ہندوستان میں کام کر رہے ہیں اگر

### پانچ ہزار نوجوان

اس طرح کام کرنے لگ گئے جیسا میں نے بتایا ہے تو گویا ہم اپنی تبلیغ کو سو گنے بڑھا دیں گے۔ بعض جگہیں ایسی ہیں۔ جہاں پہلے ہی جماعتیں ہیں اور وہاں کی سعید روحیں ایمان لا چکی ہیں۔ ایسی جگہوں میں تبلیغ کا اثر آہستہ آہستہ ہوتا ہے۔ مگر بہت سی جگہیں ایسی ہیں۔ جہاں پر کوئی احمدی نہیں ہے۔ ایسی جگہوں کی سعید روحیں جب اس پیغام کو سنیں گی۔ تو فوراً ایمان لے آئیں گی۔ پس ان جگہوں میں ان نوجوانوں کا کام شروع کرنا بہت ضرور پر مفید ہو گا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور جماعت ہزاروں مقامات پر تیزی کے ساتھ بڑھنی شروع ہو جائے گی۔ کیونکہ ممکن ہے شروع شروع میں ہی کئی جگہوں پر ۲۵ پچیس پچیس پچاس پچاس۔ سو سو آدمی احمدی ہو جائیں اور اس طرح تھوڑے ہی عرصہ میں پانچ چھ لاکھ احمدی ہندوستان میں نئے پیدا ہو جائیں۔ بعض جگہوں پر جہاں ہمارے مبلغ نئے نئے جاتے ہیں

**ایک سال میں پانچ پانچ سو آدمی احمدی**

ہو جاتے ہیں۔ مگر بعد میں ایک ایک۔ دو دو۔ دو دو آدمی احمدی ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت تک سعید طبیعتیں ایمان لا چکی ہوتی ہیں۔ تو نئی جگہوں پر کام کرنا بعض لحاظ سے زیادہ بابرکت ہوتا ہے پس اب وقت ہے کہ ہمارے نوجوان اپنے آپ کو تجارت کے لئے وقف کریں۔ اور یہ وقف

**وقف نمبر دو**

کہلائے گا۔ اس طرح نہیں کہ ہم اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں۔ ہمکو پڑھا کر مبلغ بنا کر بھیجو۔ بلکہ اس طرح کہ ہم اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں۔ ہمکو جہاں چاہیں بھیج دیں اور جو تجارتی یا صنعتی کام چاہیں ہمارے لئے تجویز کریں۔ ہم وہ کریں گے۔ اس کو بڑھانے کی کوشش کریں گے۔ اور ساتھ ساتھ تبلیغ احمدیت کی بھی کوشش کرینگے اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے

**احمدیت کی ترقی کے لئے ایک نیا باب**

کھل جائے گا۔ اور لاکھوں لاکھ آدمی احمدیت میں شامل ہوں گے رہیں

**دعا**

کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کے دلوں کو کھول دے تا ہر ایک نوجوان تبلیغ اسلام کیلئے نکل جائے اور دنیا میں ایسی نادر مثال قربانی اور ایثار کی پیدا کرے کہ دشمن بھی دیکھ کر اس بات کا اقرار کئے بغیر نہ رہ سکے کہ واقعی یہ جماعت قربانی کرنے والی ہے۔

135

# صداقت کا ڈنکا بجا دو

اب وقت آ گیا ہے کہ ہم روحانی جنگ پورے زور و شور سے شروع کرتے ہوئے صداقت کا بول بالا کریں ــــ کمیونزم تحریک کے زہریلے مذہب کش مواد کا تریاق دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیجئے۔

**۱۔ اسلام کا اقتصادی نظام** سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کا وہ معرکۃ الآراء لیکچر جو اپنے زور دلائل کی رو سے عوام و خواص میں نمایاں مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ کمیونزم فتنہ کا نہایت موثر رد ہے۔ قیمت غیر مجلد ۱۲ر مجلد ایک روپیہ چھ آنے

**۲۔ دلائل ہستی باری تعالیٰ** وجود باری تعالیٰ پر دہریوں کے تمام اعتراضات کا معقول طریق پر نہایت عمدہ رد کرنے کے بعد چودہ زبردست دلائل دیئے گئے ہیں۔ یہ مضمون فاضل اجل حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضؓ کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ قیمت ۳ر ایک روپیہ کے سات نسخہ۔ فی سینکڑہ بارہ روپے۔

**۳۔ ضرورت مذہب** یہ مضمون حضرت علامہ مولانا مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی کی قوت تحریر کا رہین منت ہے۔ فہرست مضامین (۱) مذہب کی تعریف اور اسکا فطرت انسانی سے گہرا تعلق (۲) کیا مذہب انسان کی عقل کو کند کرتا ہے؟ (۳) کیا مذہب دنیا میں لڑائی اور فساد کا باعث ہے؟ (۴) موجودہ زمانہ میں مذہب کی کیا ضرورت ہے (۵) ازمنہ سابقہ میں مذہبی لوگوں نے دنیا کی کیا راہنمائی کی؟ قیمت ۳ر ایک روپیہ کے سات نسخے۔ فی سینکڑہ بارہ روپے۔

**ترجمۃ القرآن** بطرز جدید جلد اول جس کے ذریعہ ہر معمولی پڑھا لکھا انسان تغیرات کی مدد کے ترجمہ سیکھ سکتا ہے۔ ہدیہ ایک روپیہ محصولڈاک رجسٹرڈ پیکٹ کے لئے ۸ر

حضرت مصلح موعودؓ کی درد بھری (منظوم) دعائیں ۲ر

تربیت اولاد کے ۲۶ چھبیس ضروری طریق۔ از حضرت مصلح موعودؓ قیمت ۲ر

**تفسیر کبیر** کی جلد ششم جزو چہارم سات روپے علاوہ محصول ڈاک

تاریخ اسلام ہر سہ جلد غیر مجلد -/۱۲/۱۰ تجرید بخاری مجلد -/-/۱۲ مشکوٰۃ شریف مترجم غیر مجلد ۱۶/ عربی لغات جدیدہ -/۸/۱ تاریخ الخلفاء -/-/۵ ابن خلدون -/-/۲ کامل التعبیر اردو مجلد -/-/۶ اور سلسلہ کی مطبوعہ اور پرانی کتب منگوانے کا پتہ:

**مکتبہ بشارات رحمانیہ ریلوے روڈ۔ قادیان**

**خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے** (مینیجر)

**پیشگوئیاں زندہ خدا کے زندہ نشان!**

یہ کتاب امام مسجد لندن مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مولانا محمد یعقوب صاحب فاضل اسسٹنٹ ایڈیٹر "الفضل" نے مرتب کی ہے ابتدا میں پیشگوئیوں کے موضوع پر نہایت لطیف مضمون درج ہے۔ نجومیوں اور سپر چولسٹوں کی پیشگوئیوں اور خدائی ملہمین کی پیشگوئیوں میں فرق بتایا گیا ہے۔ اس کے بعد گزشتہ اور موجودہ جنگ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی پیشگوئیاں درج کی گئی ہیں جو اب تک پوری ہو چکی ہیں۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی

**مسٹر مارسین کی پیشگوئی**

تک سب پیشگوئیاں اس میں آ گئی ہیں۔ اس کتاب کی اشاعت تبلیغی نقطہ نگاہ سے نہایت مفید ہے۔ کاغذ سفید اعلیٰ۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت بارہ آنے ۱۲ر

**نیز تبلیغی ٹریکٹ چار روپے فی سینکڑہ کے حساب سے مل سکتے ہیں**

ملنے کا پتہ: **مکتبہ احمدیہ قادیان**

**پانچ صد سو نقد چہرہ شاہی ایک قرآن کریم کا ہدیہ**

ہم بزرگوں سے سنتے آئے ہیں کہ مطبع کی ایجاد سے پہلے بادشاہ اور امراء پانچ پانچ سو روپیہ دے کر بڑی منتوں سماجتوں سے قرآن کریم لکھوایا کرتے تھے۔ لیکن اب بجائے معرّا قرآن مجید کے مترجم حمائل شریف صرف پانچ روپیہ کے حقیر و ناچیز ہدیہ میں آپ کو مل رہی ہے۔ جس کا ترجمہ سلیس بامحاورہ تحت اللفظ سلسلہ کے چوٹی کے نامی گرامی اور مقتدر علماء حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ نے کیا ہے مجلد صہ آئیل کلاتھ [illegible] مراکو لیدر کے ۔ (۲) اسباق ترجمۃ القرآن معہ گلدستہ تعلیم الدین مجلد ۸ر (۳) کلید ترجمہ قرآن مجید مجلد ۸ر (۴) عمدہ لغات القرآن عہ چاروں اکٹھے صرف دس روپے میں معہ ترکیب اسباق ترجمۃ القرآن مفت۔

**حکیم محمد عبد اللطیف شہید مینیجر مکتبہ تعلیم القرآن قادیان شریف**

**آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟**

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا تجربہ فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں ان کو شروع سے یہ دوائی "فضل الٰہی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل کورس سولہ روپے ۱۶ر

ملنے کا پتہ

**دواخانہ خدمت خلق قادیان**

Digitized By Khilafat Library Rabwah

## فوج سے واپس آنیوالے احمدی نوجوان

اس خطبہ کو غور سے پڑھیں۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منشا یہ ہے۔ کہ ایسے نوجوان تجارتی کاروبار کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ تا کہ وہ ثواب دارین کے مستحق بن سکیں۔ ایک طرف تجارت کے ذریعہ دنیوی رنگ میں ترقی حاصل کریں۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کے دین کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد کرنے کے قابل بنیں۔

اس وقت حضور نے خاص طور پر فوج سے واپس آنے والے نوجوانوں کو وقف زندگی کے لئے بلایا ہے۔ اور ان کے لئے ترقی اور خوشحالی حاصل کرنے کا موقع بہم پہنچایا ہے۔ اس لئے ہر فوجی نوجوان قبل اس کے کہ وہ کسی اور کام کے متعلق غور کرے۔ اس تحریک کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کی کوشش کرے۔ (ناظم تجارت)

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ ہٹلر کا سابق ڈپٹی ہر ہیس جو ۱۹۴۱ء میں صلح کی پیشکش لے کر ہوائی جہاز سے انگلستان آیا تھا۔ کل ہوائی جہاز سے فرینکفرٹ روانہ ہو گیا ہے۔ جہاں اس کے خلاف جنگی مجرم کی حیثیت سے مقدمہ چلایا جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہر ہیس کی پیشکش یہ تھی۔ کہ برطانیہ سے صلح کر کے جرمنی کی تمام فوجوں کو روسی محاذ پر جمع کر دیا جائے۔

وائنا ۱۰ اکتوبر۔ آسٹریا کے کنٹرول کمیشن کے سلسلہ میں روس اور دوسرے اتحادی ممالک میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ روسی نمائندوں نے آخری وقت دو اہم فیصلوں کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ان میں سے ایک فیصلہ کرنسی کے متعلق تھا۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ نرخوں پر کنٹرول کیا جائے۔ دوسرا فیصلہ آسٹریا اور چیکوسلواکیہ کے تجارتی معاہدہ کی ایک کلاز کے متعلق تھا۔ اس کلاز میں یہ طے پایا تھا۔ کہ آسٹریا چیکوسلواکیہ کو کوئلے کے عوض تیل مہیا کرے گا۔

چنکنگ ۱۰ اکتوبر۔ چنکنگ میں ۱۸ ویں کمیونسٹ آرمی گروپ کے دفتر کا سیکرٹری جنرل لی شادشی اپنے کچھ دوستوں کو ان کے مکانات پر پہنچا کر کار میں واپس آ رہا تھا کہ کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

قتل کے اسباب و حالات ہنوز معلوم نہیں ہوئے۔

ٹوکیو ۱۰ اکتوبر۔ جاپان کی نئی وزارت کی منظوری جنرل میک آرتھر نے دے دی ہے۔ لیکن مبصرین کا خیال ہے۔ کہ یہ وزارت بھی زیادہ دنوں تک نہیں رہے گی۔

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ ڈائرکٹر سول سپلائیز نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ تمام اشیاء کا کنٹرول عارضی نوعیت کا ہے۔ اور ہندوستان میں جونہی کسی خاص چیز پر کنٹرول کی ضرورت محسوس نہ ہو گی۔ یا فائدہ مند ثابت نہ ہو گا۔ وہ اٹھا لیا جائے گا۔ البتہ غلہ اور کپڑے کا کنٹرول ابھی کچھ عرصہ رہے گا۔

بمبئی ۱۰ اکتوبر۔ حاجیوں کا جہاز علوی اور انگلستان بہ ترتیب ۴ اور ۷ اکتوبر کو بخیریت جدہ پہنچ گئے۔

پیرس ۱۰ اکتوبر۔ ایم لاوال کو سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا۔

واشنگٹن ۱۰ اکتوبر صدر ٹرومین نے ایک تقریر میں کہا۔ ایٹم بم کا راز ظاہر نہیں کیا جائے گا۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ تین ہندوستانی جو وکٹوریا کراس حاصل کرنے کے مستحق ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت انگلستان میں مقیم ہیں۔ انڈیا آفس نے ان کو دور دور تک کی سیر کرانے کے لئے انتظامات کئے ہیں۔ ۱۶ اکتوبر کو بادشاہ سلامت انہیں تمغے عطا کریں گے۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر بیون نے وزرائے خارجہ کی کانفرنس کی ناکامی کے بارے میں ہاؤس آف کامنز میں ایک مفصل بیان دیا جسے سب سیاسی حلقوں نے بنظر استحسان دیکھا ہے۔ پیرس میں بھی اچھا اثر قبول کیا گیا ہے۔ روس کے متعلق آپ کا رویہ مضبوط مگر دوستانہ تھا۔

سنگاپور ۱۰ اکتوبر۔ سنگاپور کے حالات بڑی تیزی سے سدھر رہے ہیں۔ سیاسی اور اقتصادی حالت روبہ اصلاح ہے۔ جنگ کے زمانہ کے رکے ہوئے کام اب پھر شروع کئے جا رہے ہیں۔ جنگ کے بعد سے لیکر اس وقت سنگاپور بندرگاہ سے دس لاکھ ٹن کے جہاز گزر چکے ہیں۔

واشنگٹن ۱۰ اکتوبر۔ آج کل امریکہ اور برطانیہ کے مابین فلسطین کے بارے میں مذاکرات جاری ہیں۔ برطانوی سفیر لارڈ ہیلی فیکس عنقریب سیکرٹری آف وار امریکہ سے اس بارہ میں ملاقات کرنے والے ہیں۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ایٹلی نے ہاؤس آف کامنز میں ایک بیان میں کہا۔ کہ عنقریب فلسطین کے متعلق ایک اہم بیان جاری کیا جائیگا۔ عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری جو ان دنوں یہاں آئے ہوئے ہیں۔ کل مسٹر بیون وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ گفتگو کے بعد عزام بے نے بڑے اطمینان اور مسرت کا اظہار کیا۔

پیرس ۱۰ اکتوبر۔ جنرل ڈیگال برسلز روانہ ہو گئے ہیں۔

رنگون ۱۰ اکتوبر۔ سپریم کمانڈر لارڈ لوئیس مونٹ بیٹن نے ایک بیان میں کہا۔ کہ عنقریب برما کو درجہ نو آبادیات دیدیا جائیگا۔

سائیگان ۱۰ اکتوبر۔ ہندچینی کے متعلق برطانیہ اور فرانس کے درمیان گفتگو جاری ہے۔ امید ہے۔ جلد کوئی اہم اقدام کیا جائیگا۔ بیسویں ہندوستانی ڈویژن کے دستے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ مزید جلد پہنچنے والے ہیں۔

کلکتہ ۱۰ اکتوبر۔ ادویات سازی کا ایک ڈیلیگیشن آر۔ کے حمید کی سرکردگی میں برطانیہ اور دیگر ممالک کا دورہ کرنے کے لئے جا رہا ہے۔ مسٹر حمید نے ایک بیان میں کہا۔ کہ یہ وفد غیر سرکاری طور پر غیر ممالک میں ادویات سازی کے نئے طریق معلوم کرنے کے لئے جا رہا ہے۔ ہمارا مقصد یہ ہے۔ کہ ہم دوسرے ممالک سے اپنے تعلقات پیوست کریں۔

کلکتہ ۱۰ اکتوبر۔ مسٹر سرت چندر بوس نے یہ اعلان کیا ہے کہ بنگال اسمبلی کی ہر نشست کے لئے کانگرس امیدوار کھڑے کئے جائیں گے۔ آپ نے بتایا۔ کہ پچاس جنرل اور تین ہریجن نشستوں کے علاوہ تمام ۱۱۹ مسلم نشستوں کے لئے بھی کانگرس امیدوار کھڑے کئے جائیں گے۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ آج بعد دوپہر کو خالص یہودی آبادی کے سب سے بڑے شہر کے نواح میں فوج ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کھڑی ہے۔

## آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب قاہرہ سے ہندوستان کے لئے روانہ ہو گئے

قاہرہ ۱۰ اکتوبر۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب فلسطین کے دورہ کے بعد آج یہاں پہنچے۔ اور آج ہی ہندوستان کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔

## رشک ملائک کے حضور مالی قربانیوں کی ایک مثال

مکرمی چودھری عبد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور بہار جو اپنی جماعت کا چندہ تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن قریبا سو فی صدی پورا کر چکے ہیں۔ وہ خود اور ان کے عہدہ دار محنت اور شوق سے سلسلہ کا کام سب سے مقدم کرنے کی فکر رکھتے ہیں۔ اپنی جماعت کے بعض احباب کی خاص قربانیوں کی رپورٹ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے حضور پیش کر کے دعا کی درخواست کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ رشک ملائک میرے آقا! محترم سید حسام الدین صاحب نے مالی قربانی کے لحاظ سے ہمارے لئے مثال پیدا کی ہے۔ کہ ہم بھی قربانیوں کے لحاظ سے اور آگے بڑھیں۔ صاحب موصوف نے وصیت کے چندے کے علاوہ اپنی سال بھر کی آمد کا ½ حصہ ادا کیا ہے۔ ان کی ماہوار آمد -/۱۷۵ روپے ہے۔ اور ان کے طوعی چندوں کی میزان -/۲۳۵ روپیہ ہے۔ ان کی مالی حالت بھی خوشگوار نہیں۔ بوجہ مالی تنگی کے انہوں نے اپنے لڑکے کی شادی پر پراویڈنٹ فنڈ سے قرضہ لیا۔ جس کی قسط کاٹ کر ان کو -/۲۸ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ اس حساب سے انہوں نے اپنی آمد سالانہ کا پچاس فی صدی چندوں میں دیدیا۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ دوسرے نمبر پر علاوہ حصہ آمد کے مرزا بشیر احمد صاحب چغتائی سید ہمام الدین صاحب پسر سید حسام الدین صاحب اور خاکسار رہے۔ جنہوں نے سالانہ تنخواہ و الاؤنس کا ½ حصہ ادا کیا۔ حضور ان سب اور جماعت کے دوسرے احباب کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ ہم حقیقی عملی کوشش کرتے رہیں۔ کہ ایک دوسرے سے قربانیوں میں سبقت لے جائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ اور اپنے قلم سے جزاکم اللہ احسن الجزاء رقم فرمایا۔ ہر جماعت کے عہدہ دار اور اس کے افراد کوشش کریں۔ کہ ان کے طوعی چندے زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد ادا ہوں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)